

طرح مرتے نہیں ہیں۔“ (حادی الأرواح إلى بلاد الأفراح : 247)

تنبیہ : حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (849-911ھ) لکھتے ہیں :

وَأَمَّا الْمَلَائِكَةُ، فَيَمُوتُونَ بِالنُّصُوصِ وَالْإِجْمَاعِ .

”رہے فرشتے، تو انہیں موت آئے گی جیسا کہ نصوص اور اجماع نے بتایا ہے۔“

(الحاوي للفتاوي : 379/1)

یہ انتہائی تعجب خیز بات ہے۔ اس سلسلے میں جتنی بھی احادیث ہیں، وہ سب ”ضعیف“ ہیں۔ ان میں سے اکثر کا دارودار اسماعیل بن رافع مدنی ”ضعیف“ پر ہے۔ اسی طرح ان کو یزید رقاشی، ابو بکر ہذلی اور حفص بن عمر عدنی جیسے ”ضعیف“ راویوں نے بیان کیا ہے۔ یہ روایات اس لائق نہیں کہ ان کو نصوص قرار دے کر اپنے دلائل میں شمار کیا جائے۔

رہی بات اجماع کی، تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ اجماع کس نے کب اور کہاں کیا؟

سوال ⑦ : اقامت کہتے وقت دائیں اور بائیں منہ پھیرنا کیسا ہے؟

جواب : اقامت کہتے وقت دائیں بائیں منہ پھیرنا شریعت سے ثابت

نہیں۔ اس کے بارے میں ایک روایت پیش کی جاتی ہے، ملاحظہ فرمائیں؛

عَنْ بِلَالٍ، قَالَ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا أَدَّيْنَا أَوْ أَقَمْنَا، أَنْ لَا نُزِيلَ أَقْدَامَنَا عَنْ مَوَاضِعِهَا .

”سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب

ہم اذان یا اقامت کہیں، تو اپنے پاؤں کو ان کی جگہ سے نہ ہٹائیں۔“

(نصب الراية للزيلعي : 277/1)

اس کی سند سخت ”ضعیف“ ہے، کیونکہ :

① حسن بن عمارہ راوی جمہور محدثین کرام کے نزدیک ”ضعیف“ ہے۔

✽ علامہ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ضَعْفُهُ شُعْبَةٌ وَجَمَاعَةٌ كَثِيرَةٌ.

”اسے امام شعبہ اور محدثین کی ایک بڑی جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے۔“

(مجمع الزوائد: 289/2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ضَعْفُهُ الْجُمْهُورُ.

”اسے جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔“ (طبقات المدلسین: 53)

نیز یہ ”مدلس“ بھی ہے۔

✽ اس روایت کی سند کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”ضعیف“ کہا ہے۔

(التلخیص الحبیبر: 1/204، ح: 299)

② عبد اللہ بن بزیع انصاری راوی بھی ”ضعیف“ ہے۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ:

”التفات یمن و یسار (دائیں بائیں دیکھنا) جیسا اذان میں مسنون ہے، ویسا

ہی اقامت میں اور ایسے ہی پچھ کے کان میں۔“ (امداد الفتاویٰ: 1/108)

یہ بے دلیل اور غلط بات ہے۔

سوال ⑧: نماز جنازہ میں وَجَلَّ ثَنَاءُكَ کے الفاظ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب ⑧: نماز جنازہ میں ثنا پڑھتے وقت یہ الفاظ پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ

ان کے بارے میں کوئی دلیل شرعی نہیں۔ بعض غیر متعلق اور غیر ثابت روایات کا کوئی اعتبار

نہیں۔ ایسا کرنا بدعت اور دین میں زیادت ہے۔

بعض لوگوں نے لکھا ہے: